پاکستان ایسوسی ایشن کرسچن ٹیچرز کی جانب سے ٹیچرز کا باضابطہ جریدہ

اُڑان

جنوری تا مارچ 2017ء

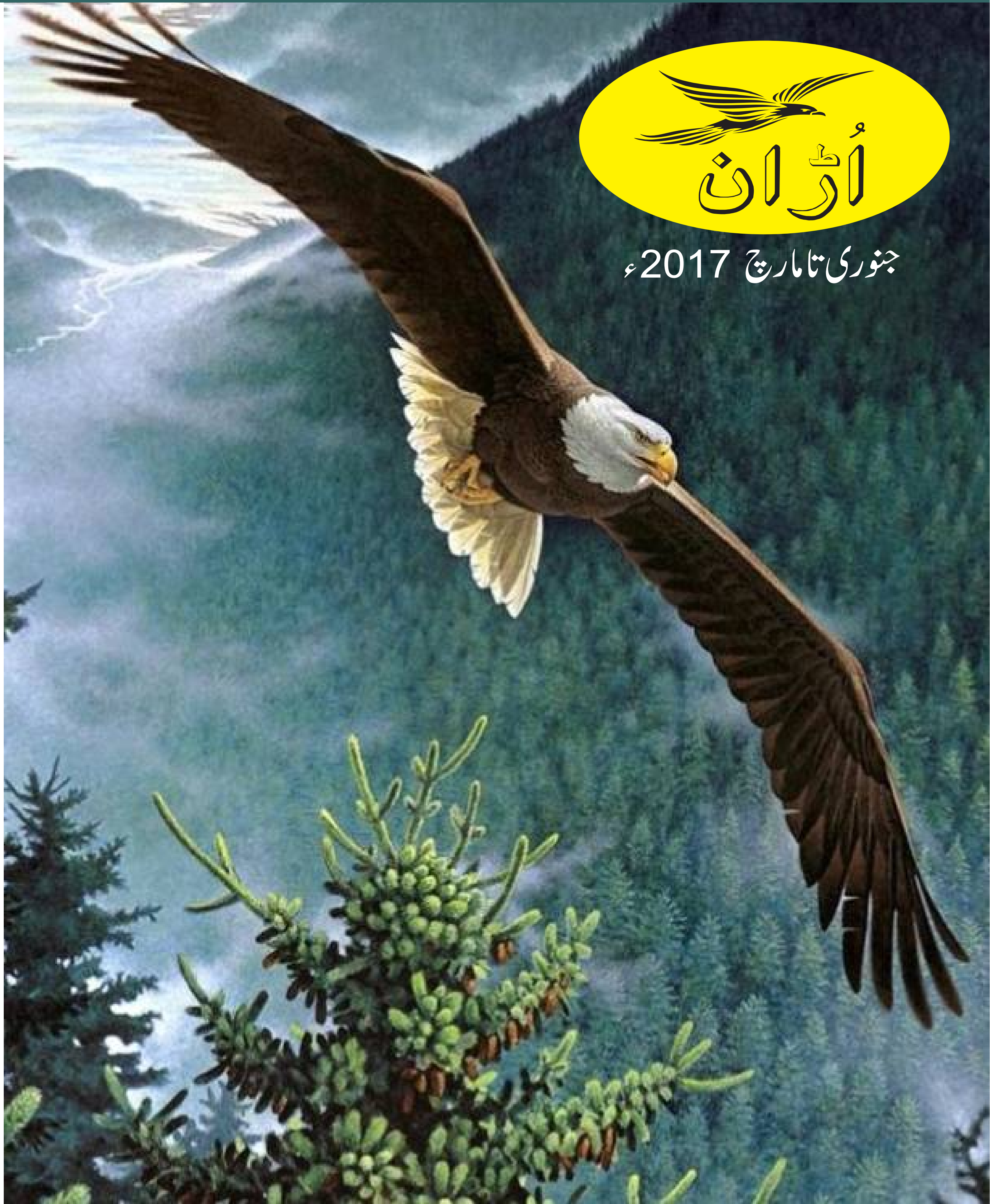

نیشنل ڈائریکٹر سٹارفش پاکستان سکاؤٹش پارلیمنٹ اور یو کے میں پاکستان کی نمائندگی کرتے ہوئے

پاکستان ایسوسی ایشن کرسچن ٹیچرز کی جانب سے ٹیچرز کا باضابطہ جریدہ

سہ ماہی

اُڑان

لاہور

جنوری تا مارچ 2017ء

سرپرستِ اعلیٰ: عنصر جاوید

چیف ایڈیٹر: کاشی جاوید

منیجنگ ایڈیٹر: حِنا جاوید اختر

مجلس مشاورت

پروفیسر وکٹوریہ پیٹرک امرت

نعیم سلیم، ذیشان لبھا، شاہد امبروز

قانونی مشاورت

بیرسٹر ڈاکٹر افضل جاوید

لے آؤٹ اینڈ ڈیزائن

سمیرا صدیق

نمائندگان

طارق گل	کراچی	0345-3085635
اعجاز خوشی	کراچی	0308-2641307
مہتاب عمانوائیل	ساہیوال	0305-9892890
بابر رضا	قصور	0321-5117080
سیمسن یعقوب	گوجرنوالہ	0343-6050595

فہرست

نمبر شمار	عنوان	تحریر	صفحہ نمبر
1	اداریہ	کاشی جاوید	2
2	تعارف (سٹار فش پاکستان)	عنصر جاوید	3
3	توڑے کا استعمال	مائیک وِکلی	5
4	تعلیمی ضرورت واہمیت	کاشی جاوید	7
5	سروے رپورٹ (سٹار فش پاکستان)	عنصر جاوید	9
6	درس وتدریس پر غور وفکر	شاہد امبروز مغل	11

یہ رسالہ سٹارفش پاکستان کی جانب سے پاکستان ایسوسی ایشن کرسچن ٹیچرز (PACT) کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔

اداریہ

خدانے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی

نہ ہوجس کوخیال خوداپنی حالت کے بدلنے کا

حکومتی سطح پر تعلیمی ترقی کے لئے منصوبے بنائے جارہے ہیں اورسکول کھولے جارہے ہیں طلباء طالبات کوسہولتیں فراہم کی جارہی ہیں۔ معیاری تعلیم کے تقاضے پورے کرنے کے لئے ماہرین کی خدمات حاصل کی جارہی ہیں۔ خدا کرے سب دعوے سچے اورسب کوششیں بارورہوں۔ اسی دعا کے ساتھ آپ کو بتاتے چلیں کہ یہ کام سٹارفش پاکستان عملی طور پرکئی سالوں سے کررہی ہے۔ سکولوں میں بچوں کواساتذہ پڑھارہے ہیں۔ ان سکولوں کی کارکردگی کا سروے کرنے پر یہ حقیقت سامنے آئی ہے کہ بیشتر اساتذہ کرام غیر تربیت یافتہ ہیں اور کچھ تو میٹرک یا اس سے بھی کم تعلیمی قابلیت کے حامل ہیں۔ لیکن حیرت اورمسرت کا مقام یہ ہے کہ بعض اساتذہ ڈگریاں اور تعلیمی اسناد نہ ہونے کے باوجوداچھے استاد ہیں جوبچوں کو پڑھانا اورسبق کو دلچسپ انداز میں سکھانا جانتے ہیں۔

لہٰذا سٹارفش نے ایک سہ ماہی رسالہ شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں اساتذہ کی رہنمائی کے لئے ایسے مضامین اور معلومات فراہم کی جائیں گی جن سے ان کی تدریسی صلاحیتوں میں اضافہ ہوسکے۔

ہماری پہلی کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اسے پڑھیے اوراپنے قیمتی مشوروں سے ہمیں آگاہ کیجیے اوردو سے چاراوردس سے بیس توڑے بنانے کے لئے اپنے تجربہ، مہارت، صلاحیت اورموثر طریقہ تدریسی کودوسروں تک پہنچایئے کہ ہمارا مالک ہم سے یہی چاہتا ہے اوراسی میں اُس کی خوشنودی ہے۔

اس رسالے میں شامل مضامین میں آپ کے لئے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے ماہرین کی تحریریں شامل کی گئی ہیں اورایک سروے رپورٹ بھی درج ہے۔ اس رپورٹ کومدنظر رکھتے ہوئے آپ اپنے طور پراپنے سکول کا سروے کرسکتے ہیں تاکہ خامیاں اورخوبیاں واضح ہوسکیں اور بہتری کی حتی الامکان کوشش کی جاسکے۔ پرنسپل خواتین وحضرات اس بات کو یقینی بنائیں کہ ان کے تحت اساتذہ کرام اپنے عظیم استاد یسوع مسیح کے طرزِعمل کواپنائیں اور کلامِ مقدس کی روشنی میں بچوں کی تربیت خاص طور پرملحوظ رکھیں کہ کلام ہی **''ہمارے قدموں کے لئے چراغ اورراہ کے لئے روشنی ہے۔''**

اس کاوش میں ہم جناب محترم **مائیک وکلی** کے تہہ دل سے شکرگزار ہیں کہ یہ مردِ خدا اپنے دل میں مسیحی قوم کا درد رکھتے اور اصلاح کے نئے نئے طریقے سوچتے ہیں۔ جناب محترم **عنصر جاوید** کے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے اس خیال کوترتیب دیا ہے اوراُن کی خدمت کوبھی سراہتے ہیں جنھوں نے اِس کام کا بیڑا اُٹھاتے ہوئے اسے عملی جامہ پہنایا۔ رسالہ کی تشکیل وترتیب میں مس حنا جاوید اختر کی خدمات قابلِ آفریں ہے۔ الغرض ساری مجلسِ ادارت قابل تحسین ہے۔ نیک تمناؤں کے ساتھ۔

؎ گر قبول افتد زہے عزوشرف

کاشی جاوید

نیشنل ڈائریکٹر آف سٹارفش پاکستان
عنصر جاوید

STARFISH PAKISTAN

giving hope to the children of Pakistan

تعارف (سٹارفش پاکستان)

میرا نام عنصر جاوید ہے اور میری بیوی کا نام کاشی جاوید ہے۔ہم کراچی سے لاہور ۲۰۱۲ء میں منتقل ہوئے۔کراچی میں ہم نے بطور ایک مسیحی سکول کے پرنسپل اور ایڈمنسٹریٹر کے طور پر 10 سال تک خدمات سرانجام دیں۔ہم شمالی کراچی کے علاقہ میں ہولی شیفرڈ گرائمر سکول میں نرسری سے دسویں جماعت تک 600 بچوں کو پڑھاتے تھے۔ہمارے سکول کے بیشتر بچوں کا تعلق غریب گھرانوں سے تھا۔ہم اُن کو جانتے اور اُن سے پیار کرتے تھے ہماری خواہش تھی کہ ہم مزید تعلیم حاصل کرنے میں مسیحیوں کی مدد کریں۔

ہم چاہتے تھے کہ مسیحی بچوں کی ایمان میں ترقی کریں اور اپنی کمیونٹی کی خدمت کرنے کے لئے اچھی ملازمتیں فراہم کریں۔

2011ء میں مجھے ’’سٹارفش‘‘ نامی علاقائی غیر سرکاری تنظیم کا ڈائریکٹر بننے کی دعوت ملی۔سٹارفش پاکستان کراچی میں ہمارے سکول کی مالی امداد کرتی اور سکول کی کتابیں، فرنیچر، اساتذہ کی بہتر تنخواہیں اور مزید بہت سی چیزیں فراہم کرتی تھی جو ہمارے بچوں کے اعلیٰ نتائج کا باعث تھیں۔ہمیں سٹارفش پاکستان کے ساتھ کام کرنے پر بڑا فخر ہے۔

ہم اپنے دو بچوں دعا (بیٹی) امن (بیٹا) کے ساتھ لاہور منتقل ہو گئے۔تب ہم نے سٹارفش پاکستان کے ساتھ کام شروع کیا اور مسیحی بچوں کے 40 سکولوں اور گھروں کی معاونت کرنے لگے۔ہمیں اپنے کام سے محبت ہے اور ہم اپنے 7000 بچوں سے پیار کرتے ہیں جن کی ہم مدد کر رہے ہیں۔خاص طور پر ہماری فکرمندی کا مرکز مسیحی اساتذہ کی مدد کرنا ہے۔

تدریس کا پیشہ بڑا سنگین اور حوصلہ شکن ہوسکتا ہے تاہم مسیحی اساتذہ پاکستان میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں **کیوں؟** کیونکہ اساتذہ کرام کلیسیا اور وطنِ عزیز کے لئے آئندہ نسل کو تیار کر رہے ہیں۔ پاکستان کو قیادت کے لئے پڑھے لکھے مسیحیوں کی ضرورت ہے اور قیادت کا تقاضا صرف تعلیم ہی ہے۔ اساتذہ پاکستان کے مستقبل کی کنجی ہیں۔

سارے پاکستان میں مسیحیوں کے لئے بہت سے ایسے سکول ہیں جنہیں معاونت، حوصلہ افزائی اور مدد درکار ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ ان کی تعداد کتنی ہے اور ان کی مدد کے لئے کیا کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے مزید جاننے کے لئے ہم نے ایک سروے کا اہتمام کیا۔ ہمیں 600 سے زیادہ مسیحی سکول مل گئے۔ ہمیں معلوم ہوا کہ 4000 سے زائد مسیحی اساتذہ ان سکوں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ اگلے صفحات پر مزید معلومات پڑھ سکتے ہیں کہ ہم نے کیا کچھ دریافت کیا ہے۔

> **اساتذہ پاکستان کے مستقبل کی کنجی ہیں۔**

پھر ہم نے سوچا کہ ہم ان مسیحی اساتذہ کی مدد کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟ ان کی تدریسی خدمت میں بیشتر اساتذہ کی بہت کم حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ متعدد اساتذہ کے پاس بہتر تدریس کے لئے تربیت نہیں ہے۔ بہت سے اساتذہ ہیں جن کو اپنی تدریسی صلاحیت کو بڑھانے کے لئے مزید سیکھنے کی ضرورت ہے بیشتر کو مشورہ درکار ہے۔ ہر ایک کی حوصلہ افزائی ضروری ہے۔

ہم بہت سے ایسے اساتذہ سے واقف ہیں جن میں سے کچھ دیکھنے کی حد تک متاثر کُن ہیں۔ وہ سبق کو دلچسپ بنانا جانتے ہیں اور یہ کہ سبق کو کس طرح سے ترتیب دیا جائے کہ طلبا کو پڑھایا ہوا سبق یاد رہے۔ ہم سب کو پاکستان کے انتہائی ماہر اساتذہ سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ ہماری ملاقات چند ایسے زبردست اساتذہ سے ہوئی ہے جنہوں نے ہمیں بہت زیادہ متاثر کیا ہے۔ ان سب کے پاس نہ تو ڈگریاں ہیں اور نہ ہی قابلیت ہے لیکن تدریسی صلاحیت ہے۔

> **تدریسی خدمت میں کی بیشتر اساتذہ بہت کم حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔**

مگر بعض اساتذہ ایسے بھی ہیں جنہیں بہتر اور اچھے استاد بننے کے لئے مدد درکار ہے۔ ہم اپنے آپ کو آپ کی مدد کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور آپ کو یقین دہانی کرانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم ہر قدم پر آپ کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔

اگر آپ ایسے استاد ہیں تو ہم آپ کی مدد کرنا چاہتے ہیں۔

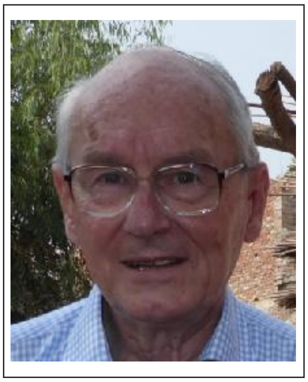

بانی و ڈائریکٹر سٹار فش ایشیاء یو کے
مائیک وکلی

اپنے توڑے کا استعمال

یسوع نے اپنے شاگردوں کو ایک امیر آدمی کی کہانی سنائی جس کے بہت سے نوکر تھے۔ وہ امیر آدمی کہیں دور جا رہا تھا اس لئے اس نے اپنے نوکروں کو بلایا اور ہر ایک کو اپنی غیر موجودگی میں اپنے مال کی دیکھ بھال کرنے کی خاص ذمہ داری سونپی۔

ان سب کو ان کی صلاحیت کے مطابق کام ملا۔

ایک نوکر کو پانچ توڑے دیے۔

دوسرے نوکر کو دو توڑے دیے۔

تیسرے نوکر کو ایک توڑا دیا۔

پھر وہ چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ واپس آیا اور اس نے اپنے نوکروں کو اپنے پاس بلایا۔ اس نے ان سے پوچھا کہ انہوں نے توڑوں کا کیا کیا۔ ہوسکتا ہے آپ متی کی انجیل 25:14-30 میں مرقوم اس تمثیل سے واقف ہوں۔ لیکن سکول کے اساتذہ کے لئے یہ تمثیل کیا معنی رکھتی ہے؟ کیا یسوع ہم سے مخاطب تھا؟

پہلا سوال: وہ کون سا توڑا ہے جو خدا نے آپ کو بخشا ہے؟

یسوع نے اس کے مفہوم کی وضاحت کی۔ اُس نے کہا کہ نوکروں کو یہ توڑے ’’ان کی صلاحیت کے مطابق‘‘ دیے گئے اِس کا مطلب ہے کہ کچھ نوکر ہوشیار تھے لہٰذا اُن کو بڑی ذمہ داری سونپی گئی۔ وہ اعلیٰ تربیت یافتہ اور بہت زیادہ تجربہ کار تھے۔ پس وہ نسبتاً بڑا کام سنبھال سکتے تھے۔ جو نوکر کم قابلیت کے حامل تھے ان کو نسبتاً چھوٹی ذمہ داری دی گئی۔ ان سب کو ان کی صلاحیت کے مطابق کام ملا۔

آپ ایک استاد ہیں۔ آپ کتنی قابلیت کے حامل ہیں؟ اگر آپ کے پاس ایم۔ اے کی ڈگری ہے تو غالباً آپ بہت زیادہ قابل ہیں اور آپ کو بھاری ذمہ داری کے ساتھ بڑی جماعتیں پڑھانے کے لئے دی گئی ہیں۔ آپ کو آٹھویں، نویں اور دسویں جماعت میں ان کو کامیاب کرانا ہے۔ اگر آپ میٹرک پاس ہیں تو بھی آپ پر بڑی ذمہ داری ہے۔ کے جی، نرسری یا پہلی جماعت کی ذمہ داری بھی بہت ضروری ہے۔

ایک مسیحی استاد کی حیثیت سے آپ کی جماعت آپ کی خاص ذمہ داری ہے خدا نے آپ کو یہ بچے پڑھانے، ان کی حفاظت کرنے، ان کی دیکھ بھال کرنے اور ان کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے دیے ہیں۔ یہ آپ کے بچے ہیں ان کو پہچانیں۔ یہ معلوم کریں کہ ان کی ضروریات مختلف کیوں ہیں۔ آپ کے پاس ان کی دیکھ بھال کرنے کا منفرد استحقاق ہے۔

دوسرا سوال: آپ کو اپنے توڑے کے ساتھ کیا کرنا چاہئے؟

جب وہ امیر آدمی گھر لوٹا تو اس کا جی چاہا کہ وہ معلوم کرے کہ جو توڑے اس نے اپنے نوکروں کو دیے تھے ان کے ساتھ انھوں نے کیا کیا۔ اس نے اُن کو باری

باری بلایا۔اس نے پوچھا’’تم نے میرے توڑوں کا کیا کیا؟‘‘ پہلے نے رقم بہت اچھی طرح سے استعمال کی تھی۔ وہ بازار گیا اور خوب نفع کمایا۔دوسرے نے بھی اچھا کام کیا تھا۔اُس نے سرمایہ لگایا اور نفع حاصل کیا۔وہ دونوں اچھے کاروباری ثابت ہوئے انہوں نے بڑی محنت کی تھی۔سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ اپنی خاص ذمہ داری کو آپ کیسے نبھا رہے ہیں؟ کیا آپ کہہ سکتے ہیں میری جماعت کی کارکردگی واقعی بہت اچھی رہی۔چونکہ میرے اسباق دلچسپ ہوتے ہیں۔اس لئے بچوں کو سکول آنا بہت اچھا لگتا تھا۔مجھے ان کو پڑھانا بہت پسند ہے کیونکہ یہ اچھے بچے ہیں اور انہیں میری باتیں سننے کا اشتیاق ہے۔میں اپنے اسباق کی تیاری اچھی طرح سے کرتی ہوں تاکہ بچے واقعی دلچسپی لیں۔مجھے ان میں شعوری ترقی نظر آتی تھی ان کی کارکردگی امتحانات میں بہت اچھی رہی۔

> بڑا سوال یہ ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو کیسے نبھا رہے ہیں۔

آپ کی جماعت کے بچے آپ کا توڑا ہیں۔آپ ان کی زندگی میں سرمایہ لگانے کا استحقاق ہے۔ہر روز جب آپ ان کے سامنے کھڑے ہوتے اور ان سے بات کرتے ہیں تو آپ کے پاس ان میں بہتری پیدا کرنے کا ایک اور موقع ہوتا ہے۔آپ کو ایسا بچہ نظر آسکتا ہے جو بہت شرمیلا ہے اور بات کرنا نہیں چاہتا۔ جماعت میں اس کی کارکردگی اچھی نہیں اور اسے آپ کی خاص توجہ درکار ہے۔جو بچے اچھا کام نہیں کرتے یا نہیں کر رہے ہیں ان کی آپ حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں۔ان میں سرمایہ لگانے کا یہ آپ کا اپنا انداز ہے آپ ان میں تبدیلی دیکھ سکتے ہیں۔

ہر استاد کے لئے ایک سب سے بڑا استحقاق ان ننھی زندگیوں کو پہچانتے ہوئے، پُر اعتماد ہونا سیکھتے ہوئے اور نئی چیزیں دریافت کرتے ہوئے دیکھنا ہے۔ یہ آپ کا کام ہے۔

تیسرا سوال: تیسرے نوکر میں کیا غلطی تھی؟

> تعلیم دینا دنیا کا سب سے اہم فریضہ ہے۔

تیسرے نوکر کا خیال تھا اس نے بہت اچھا کام کیا ہے۔

اس نے کہا’’میں نے تیرا توڑا زمین میں چھپا دیا دیکھ جو تیرا ہے وہ حاضر ہے‘‘میں نے اسے کھویا نہیں میں نے اسے برباد نہیں کیا یہ رہا تیرا توڑا جیسا تو نے مجھے دیا تھا بالکل ویسا ہی ہے‘‘

وہ امیر آدمی اس سے اتنا ناراض کیوں تھا؟

تدریسی سال کے اختتام پر آپ اپنے ہیڈ ماسٹر سے کہتے ہیں۔

’’دیکھئے، یہ میری جماعت کے بچے ہے۔یہ بالکل ایسے ہی ہیں جیسے کہ سال کے شروع میں تھے۔یہ بھاگے نہیں ہیں ان میں سے زیادہ تر بچے ابھی تک سکول آتے ہیں،انہوں نے کچھ بھی نہیں سیکھا، یہ بدلے نہیں۔ایک سال پہلے یہ نہ پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے۔یہ ابھی تک نہ پڑھ سکتے اور نہ ہی لکھ سکتے ہیں۔یہ جماعت اس وقت بھی ایسی ہی ہے جیسی آپ نے مجھے دی تھی آپ اسے واپس لے سکتے ہیں۔‘‘

حیرت ہے کہ وہ امیر آدمی اتنا ناراض تھا۔خدا نے آپ کو ایک معلم بنایا ہے۔تعلیم دینا دنیا کا سب سے اہم فریضہ ہے۔آپ کی جماعت کے بچے آپ کی ذمہ داری ہیں آپ زندگی میں کامیاب ہونے میں ان کی مدد کر سکتے ہیں۔آپ ان کو خوشی اور ولولہ دے سکتے ہیں آپ ان کو سمجھا سکتے ہیں کہ زندگی کا ایک مطلب ہے اور ان کا مستقبل روشن ہوسکتا ہے آپ ان کو ایسے سبق سکھا سکتے ہیں جو وہ عمر بھر یاد رکھ سکتے ہیں یہ آپ کا صلہ ہوگا۔

> اور مالک کہے گا۔’’اے اچھے اور دیانتدار استاد تو چھوٹی جماعت میں دیانتدار رہا۔میں تجھے بڑی جماعت دوں گا اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔

اور مالک کہے گا۔’’اے اچھے اور دیانتدار استاد تو چھوٹی جماعت میں دیانتدار رہا۔میں تجھے بڑی جماعت دوں گا اپنے مالک کی خوشی میں شریک ہو۔

اسسٹنٹ نیشنل ڈائریکٹر آف سٹارفش پاکستان

اکیڈمک کوآرڈینیٹر

کاشی جاوید

تعلیمی ضرورت واہمیت

اندازِ بیان گرچہ بہت شوخ نہیں ہے!

شاید کہ تیرے دل میں اتر جائے میری بات

میں نے جس موضوع پر قلم اٹھایا ہے! اس کے بارے میں ہم میں سے ہر کوئی جانتا ہے۔ جی ہاں میں آج آپ سے 'تعلیم' کے موضوع پر بات کروں گی۔

تعلیم:۔

تعلیم کے لفظی معنی ''سیکھنے کے عمل سے اپنے علم اور مہارتوں میں اضافہ کرنا'' کے ہیں۔

بے شک اس میں کسی شک کی گنجائش موجود نہیں کہ انسان اپنی زندگی کے ہر دور میں کچھ نہ کچھ سیکھ رہا ہوتا ہے۔ یہ سیکھنا علمی اور عملی دونوں لحاظ سے ہوسکتا ہے۔ جب ہم سیکھنے یا سکھانے کی بات کرتے ہیں تو پھر سوال یہ اٹھتا ہے کہ ''کس طرح'' یا ''کیسے''؟۔ انسان اپنی زندگی کے مختلف ادوار میں مختلف طریقوں سے سیکھنے اور سکھانے کے عمل سے گذرتا ہے۔

''جس میں گھر اور خاندان کو اولین درجہ حاصل ہے۔ اور دوسری سب سے اہم اور بڑی جگہ ''درسگاہوں'' کو جانا جاتا ہے۔'' جہاں سے درحقیقت یہ اپنی عملی زندگی کا آغاز کرتا ہے۔ درسگاہوں میں جہاں بچے کی بنیادی ضروریات کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے وہاں سب سے اہم اور ضروری ''اساتذہ'' ہیں۔ اساتذہ کو درسگاہوں میں ایک بنیادی ستون کی حیثیت حاصل ہے۔

''اگر ستون مضبوط ہوگا تو عمارت کی مضبوطی اور دلکشی اسی میں پنہاں ہے۔''

"اساتذہ کو درسگاہوں میں ایک بنیادی ستون کی حیثیت حاصل ہے۔"

ایک استاد کا اولین فرض بچوں کی تربیت کرنا اور ان کی آنے والی زندگی کی طرف رہنمائی کرنا ہے۔ اور یہ سب تعلیم کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے ایک استاد کو اتنا ماہر ضرور ہونا چاہیے کہ وہ اپنے طلباء کی تعلیمی، سماجی، روحانی اور ذاتی ضروریات کو علم کے ذریعے بخوبی پورا کر سکے۔

تعلیم پر اثر انداز ہونے والے عوامل:۔

۱۔ طالب علم ۲۔ استاد ۳۔ والدین

۴۔ معاشرہ ۵۔ امتحانی نظام ۶۔ نصابی تعلیم ۷۔ حکومت

یہ وہ تمام بنیادی عناصر ہیں جو مل کر طلباء کے سیکھنے کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ سات عوامل باہم مل کر بچے کے لئے ایک مکمل معیار یا دائرہ کار بناتے

ہیں۔جس پر کسی بھی طالب علم کے بہتر اور روشن مستقبل کا انحصار ہوتا ہے۔ان تمام عناصر میں سے اگر ایک بھی عنصر میں کمی وبیشی ہو تو کسی بھی طالب علم کی شخصیت کو ختم کرنے کے لئے کافی ہے۔اس لئے جب کوئی بچہ سکول میں آتا ہے،تو یہ سکول کی ذمہ داری ہے کہ وہ کس طرح سے بچے کی تعلیم و تربیت کا سانچہ بناتے ہیں۔تاکہ اس سانچے کے ذریعے وہ بچے کی بہترین تربیت کر سکیں۔

> یہ سکول کی ذمہ داری ہے کہ وہ کس طرح سے بچے کی تعلیم و تربیت کا سانچہ بناتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ بچے کا سکول آنے کا مقصد صرف کُتب سے علم حاصل کرنا نہیں بلکہ سکول میں رہتے ہوئے وہ اپنی زندگی کے تمام حصوں اور رویوں کو پروان چڑھا رہا ہوتا ہے۔اس لئے سکول وہ جگہ ہے جہاں کسی بھی بچے کے مستقبل کا فیصلہ ہوتا ہے۔

تعلیم کا معیار:۔

تعلیم ایک ایسا معاشرتی عمل ہے جس میں معاشرہ اپنے وجود کا تسلسل برقرار رکھتا ہے۔حصول آزادی اور ملکی بقاء کے لئے ماضی میں ہماری قوم نے بے شمار قربانیاں دیں اور مصائب کو جھیلا ہے۔مگر افسوس نصف صدی گذر جانے کے باوجود ہمارا شمار ابھی ترقی پذیر ممالک کی فہرست میں ہوتا ہے۔تو کیا فائدہ اتنی قربانیاں دینے کا؟اگر آج ہم اپنے معیارِ تعلیم کو بدلتے ہیں تو ہم آئندہ آنے والے سالوں میں اپنی نسل میں ایک انقلابی بدلاؤ لا سکتے ہیں۔

اس بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ کسی بھی ملک میں اس ملک کا تعلیمی معیار بنیادی جُز کی حیثیت رکھتا ہے۔لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے معیارِ تعلیم کو بہتر کریں اور معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ ہم اپنے اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت پر بھی زور دیں۔

استاد کسی بھی قوم کا معمار ہوتا ہے۔

یہ بات بالکل درست ہے کہ ہمارا معیارِ تعلیم روز بروز گرتا جا رہا ہے۔جس کا اظہار اخبارات اور امتحانی نتائج سے ہوتا ہے۔اس معیار کے کم ہونے کا ذمہ دار ہم کسی بھی فردِ واحد کو قرار نہیں دے سکتے بلکہ ہم سب اس میں کہیں نہ کہیں برابر کے شریک اور ذمہ دار ہیں۔اگر ہم اپنے معیارِ تعلیم کو بلند کرنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ ہر فرد خواہ وہ استاد ہو،والدین ہو یا حکومت ہو سب مل کر قوم کی تعمیر و تربیت کے لئے کوشش کریں۔

ہمارا نظامِ تعلیم بہتر اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب اس میں شامل ہر فرد اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو مکمل طور پر سمجھے گا۔اور نہ صرف ہمیں اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے فرائض کو پوری ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ سرانجام دیں۔کیونکہ اسی میں ہمارے ملک و قوم کا مستقبل پنہاں ہے۔

سٹارفش پاکستان کی طرف سے مسیحی سکولوں کا سروے

2015ء میں ہم نے خود سے چند مشکل سوال کئے۔ ہم جانتے ہیں پاکستان میں کچھ اچھے کلیسیائی اسکول ہیں۔ کانونٹ سکولز، دی کیتھڈرل سکولز، وغیرہ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہزاروں مسیحی بچے جن کا تعلق زیادہ تر غریب ترین گھرانوں سے ہے، سکول نہیں جاتے کیوں؟ لہٰذا ہم کچھ جواب ڈھونڈنا چاہتے تھے۔

> ہزاروں مسیحی بچے جن کا تعلق زیادہ تر غریب ترین گھرانوں سے ہے، سکول نہیں جاتے کیوں؟

1 پاکستان میں ہزاروں ہزار بچے آخر سکول کیوں نہیں جاتے؟
2 کیوں صرف چند مسیحی بچے ہی کلیسیائی سکولوں میں جاتے ہیں؟
3 چرچ سکولز اتنی زیادہ فیسیں کیوں لیتے ہیں؟
4 پاکستان میں کتنے مسیحی اسکول ہیں جو غریب مسیحیوں کو پڑھاتے ہیں؟
5 یہ پرائیوٹ مسیحی سکول کس طرح کے ہیں؟

ان میں سے کچھ سوالات کے جوابات بہت نمایاں ہیں۔ ہزاروں ہزار مسیحی بچے اس لئے اسکول نہیں جاتے کیونکہ کوئی سکول ہی نہیں ہے۔ گورنمنٹ سکول مسیحی بچوں کا خیر مقدم نہیں کرتے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے۔ عموماً وہ مسیحی بچوں کی تدریس کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ کلیسیائی اسکول اچھے ہیں لیکن اکثر اتنے مہنگے ہوتے ہیں کہ متعدد مسیحی فیس ادا نہیں کر سکتے۔

بے شمار مسیحی والدین اپنے بچوں کو اسکول نہیں بھیجتے ہیں۔ بیشتر والدین کا کہنا ہے، ''ہم اپنے بچوں کو ایسے اسکول میں بھیجنا چاہتے ہیں جہاں ان کو قبول کیا جاتا ہے اور ان کے اساتذہ مسیحی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے بائبل سیکھیں اور یسوع سے دعا کریں۔

پاکستان میں کتنے پرائیوٹ مسیحی اسکول ہیں؟

ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ایسے کتنے اسکول ہیں جو غریب گھرانوں کے مسیحیوں کو قبول کرتے اور ان کو بائبل سکھاتے ہیں؟ ہم نے ایسے سکولوں کو دریافت کرنے کے لئے ایک سروے کا اہتمام کیا جو معمولی فیس (500 روپے سے کم) وصول کرتے ہیں اور جہاں پرنسپل اور اساتذہ مسیحی ہیں۔

جنوری سے مئی تک ہماری ٹیموں نے پنجاب اور کراچی کے 600 اسکولوں کا سروے کیا۔ ان کو مزید اور اسکول بھی مل سکتے تھے۔ اسکولوں کی تعداد تو 1000 سے زائد ہے لیکن ہماری ٹیمیں 604 سکولوں کی تفصیلات جمع کر سکیں۔

ان سکولوں کی نوعیت کیا ہے؟

- زیادہ تر یہ چھوٹے چھوٹے اسکول ہیں جن میں لڑکوں اور لڑکیوں کو اکٹھا پڑھایا جاتا ہے۔ 241 پرائمری اسکول، 181 مڈل اسکول اور 182 ہائی اسکول ہیں۔
- تقریباً ایک تہائی کو کیتھولک یا پروٹسٹنٹ کلیسیائیں چلا رہی ہیں جن میں چرچ آف پاکستان، برادرز، پینٹکوست شامل ہیں۔
- ان اسکولوں میں 85000 طلبا زیرِ تعلیم ہیں۔ جن میں 15,000 مسلم اور 70,000 مسیحی ہیں۔
- افسوس! جس دن سروے ٹیم سکولوں میں گئی اس دن بچوں کی نصف تعداد غیر حاضر تھی۔
- زیادہ تر اسکولوں میں تقریباً 93 فیصد بائبل اور Catechism (مسیحی مذہبی تعلیم) پڑھایا جاتا ہے۔
- ان سکولوں میں مسیحی اساتذہ کی کل تعداد 3,712 ہے۔ اور 80 فیصد اساتذہ مسیحی ہیں۔
- 80 فیصد اساتذہ غیر تربیت یافتہ ہیں۔ اساتذہ کی چوتھائی تعداد (ایک ہزار اساتذہ) میٹرک پاس یا اس سے کم تعلیم یافتہ ہیں۔
- تمام اساتذہ کی تنخواہ بہت ہی کم ہے۔ غیر ہنر مند لوگوں کے لئے کم از کم اجرت سے تقریباً نصف ہے۔
- اس سروے سے ہم نے بہت سی اہم باتیں سیکھی ہیں ہمیں معلوم ہے کہ ان سکولوں کے **بیشتر طلبا کے پاس سکول کی کتابیں، کاپیاں اور پنسلیں نہیں ہیں۔** ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بیشتر سکولوں (86%) کے پاس UPS یا جنریٹر نہیں۔ لہٰذا جب بجلی نہیں ہوتی تو بچے اندھیرے میں بیٹھتے ہیں۔

ہم ان سکولوں کی مدد کرنے کے لئے کیا کر سکتے ہیں؟

ہمارے پاس اتنے مالی وسائل نہیں کہ ہم ان اسکولوں کی معاونت کر سکیں۔ ہمیں امید ہے کہ پاکستان کی کلیسیائیں اس سروے رپورٹ کے نتائج کو سنجیدگی سے لیں گی اور ان سکولوں کو درکار امداد فراہم کریں گی، جو مسیحی بچوں سے فیس وصول نہیں کریں گے جن کی ادائیگی کی استعداد صرف چند طلبا رکھتے ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اندرونِ اور بیرونِ پاکستان دیگر ایجنسیاں بھی مسیحی بچوں کی اچھی تعلیم کے حصول کے لئے کام کریں گی۔ سٹارفش پاکستان مدد کے لئے سب کچھ کرے گی۔ لیکن ہمارے وسائل محدود ہیں۔

ہمارے مقاصد:

1 پاکستان ایسوسی ایشن آف کرسچن ٹیچرز کو ان کی اہمیت سے آگاہ کرنے اور مدد دینے کے لئے یہ ہمارا پہلا قدم ہے۔ یہ صرف مسیحی اساتذہ کے لئے ہے تاکہ درس و تدریس کے عمل کو بہتر بنانے میں آپ کی مدد کی جائے۔

2 اس سہ ماہی رسالہ سے مسیحی اساتذہ کو کچھ ترتیب اور بصیرت حاصل ہوگی۔

3 ملک کے بیشتر حصوں میں مسیحی اساتذہ کے لئے تربیتی ورکشاپس منعقد کی جائیں گی۔

4 ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اول جماعت سے جماعت پنجم تک بائبل کا نصاب مہیا کریں۔ جتنی کہ ہماری استعداد ہے۔ جن سکولوں کو ہم مہیا کر سکتے ہیں۔

ہم دعا گو ہیں کہ ہمارے ساتھ جو استعداد رکھتے ہیں۔ ضرور اپنی قوم کے لئے جذبہ فکر رکھتے ہیں۔ اور جیسے بھی ممکن ہو ان لوگوں/اسکولز تک رسائی حاصل کر کے اپنی قوم کی مدد کریں۔ کیونکہ قطرہ قطرہ مل کر ہی دریا بنتا ہے۔

پرنسپل سینٹ انتھنی ہائی سکول
مین برانچ مال روڈ لاہور
شاہد امبروز مغل

درس وتدریس پر غوروفکر

میں اکثر سوچتا ہوں کہ ہم اساتذہ کی نظر میں تعلیم اور تعلیم کا لائحہ عمل کیا ہے۔ کیا ہم اسے ذریعہِ معاش کے طور پر اپنائے ہوئے ہیں یا اسے ایک مقدس پیشہ سمجھتے ہیں؟

میری نظر میں قطعی طور پر یہ ایک مقدس بلاہٹ ہے۔ ایک مشہور مثل ہے۔ میرا ایمان ہے کہ تدریس سے ہمیں ان طلبا کی زندگیوں کو ہمیشہ کے لئے بدل دینے کا ایک منفرد موقع ملتا ہے۔ جو خدا نے ہمیں اماناً سونپی ہیں۔

سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ''میں زمین پر کس لئے پڑھا رہا ہوں؟ کیا ہم ایک شخص، ایک خاندان، ایک قوم، ایک معاشرہ یا ساری دنیا کو تبدیل کر دینے کی توقع رکھتے ہیں؟

دنیا میں تعلیم حاصل کرنے کا ہمارا مقاصد

بیشتر عظیم اساتذہ اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے موجودہ دور میں درس وتدریس کے دو اہم مقاصد ہیں۔

> تدریس سے ہمیں ان طلبا کی زندگیوں کو ہمیشہ کے لئے بدل دینے کا ایک منفرد موقع ملتا ہے۔ جو خدا نے ہمیں اماناً سونپی ہیں۔

1۔ مہذب بنانا۔

عالمی سطح پر بیشتر سکول اور کالج ایسی درسگاہیں ہیں جن میں بنک، بزنس، انٹرٹینمنٹ یا ٹریول انڈسٹری یا مذہبی شعبہ جیسے دنیاوی اداروں میں خدمات انجام دینے کے لئے تربیت دی جاتی ہے۔ استاد کی ہستی اپنے شاگردوں کی زیادہ سے زیادہ دولت بنانے میں مدد کرنے کے لئے ہے۔ اکثر لوگ روزی کمانے کے لئے ہی تعلیم سیکھتے حاصل کرتے ہیں۔

2۔ آزادی

بہرحال ہم اپنے خداوند یسوع مسیح کے پیروکار ہیں۔ جن کی بنیادی تعلیم سچائی کا پرچار تھا تاکہ وہ سچائی ہمیں آزاد کرے۔ میرا عاجزانہ نظریہ ہے کہ درس وتدریس کے لائحہ عمل میں انسانی وقار کو برقرار رکھا جائے۔

درحقیقت دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟ ایک مشہور روحانی رہنما نے اسے یوں بیان کیا ہے۔

یسوع آج ہماری دنیا میں ہمارے بڑے بڑے شہروں میں ہمارے تمام ترممالک میں بٹوارے، عدم مساوات، نفرت اور تشدد کو دیکھتا ہے۔

اور وہ روتا ہے۔

یسوع دنیا میں امن کا سفیر بن کر آیا تا کہ دنیا کے سب لوگوں کو ایک بدن میں اکٹھا کرے جہاں ہر شخص کا اپنا ایک مقام ہے۔لیکن ہم انسانوں نے آج اپنے زمانہ حال کو نسلوں ،ذاتوں ، مذاہب ،سماجی طبقوں اور مما لک کے بیچ مقابلے، دشمنی، تنازع اور جنگ کی آماجگاہ بنا دیا ہے۔دنیا ایک ایسی جگہ بن گئی ہے جہاں ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ اس کو اپنی ذات ،اپنے گھرانے ،اپنے ملک ،اپنے طبقے اپنے ہی مذہب کا دفاع اور حفاظت کرنی ہے۔

بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بیشتر سکولوں اور کالجوں میں امیر اور غریب کے مابین بہت زیادہ فاصلہ پیدا کیا جا رہا ہے۔یہ بڑے بڑے ڈاکٹر، ذہین انجینئر اور بارسوخ یا ستدان تو بنا رہے ہیں لیکن یہ ہمیشہ ہی سے ایسے نوجوان مرد اور خواتین نہیں بنا رہے جو عاجز، ذمہ دار، قابلِ اعتماد دوست ہوں جو باہمی فلاح و بہبود کے کام کریں۔

ہم کیسے تعلیم دے سکتے ہیں؟

میری عاجزانہ رائے میں ہمیں اپنی ذاتی مثال قائم کر کے تعلیم دینی چاہیے اس کو میں ایک کہانی سے واضع کرنا چاہوں گا۔

ایک پانچ سالہ بچہ بہت زیادہ چاکلیٹ کھاتا تھا۔اس کی ماں اس وجہ سے اس کے دانتوں کے لئے بہت پریشان تھی۔اس نے بچے کو روکنے کی حتی المقدرو کوشش کی لیکن بچے نے ایک نہ سنی پس وہ پاسٹر ایڈورڈ سے ملنے گئی۔یہ پاسٹر پہاڑی کے اوپر کی چوٹی پر رہتے تھے۔وہ چھوٹے بچوں کو نصیحت کرنے کے لئے بہت مشہور تھے۔

وہ اس پہاڑی پر بڑی مشکل سے چڑھی اور جب وہ وہاں پہنچی تو پاسٹر ایڈوڈ نے اس سے معذرت سے کہا کہ وہ آج اس کے بچے کو نصیحت نہیں کر سکتا وہ کہنے لگے'' پلیز آپ کل آجانا''۔

اگلے دن پھر بیچاری خاتون ہانپتی کانپتی اس ڈھلوانی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچی۔پاسٹر ایڈورڈ اس کے بیٹے سے ملے اور اسے سمجھایا'' بیٹا بہت زیادہ چاکلیٹ نہ کھایا کرو۔یہ آپ کے دانتوں کے لئے ٹھیک نہیں: ماں بہت ناخوش ہوئی اور پاسٹر ایڈورڈ سے پوچھنے لگی۔'' اگر آپ کو صرف یہ ہی بات کہنی تھی تو میرا وقت کیوں ضائع کیا؟ یہ بات تو آپ کل بھی کہہ سکتے تھے۔'' پاسٹر ایڈورڈ نے جواب دیا''۔محترمہ معذرت چاہتا ہوں۔میں یہ بات کل نہیں کہہ سکتا تھا۔کیونکہ آپ کے آنے سے پہلے میں نے پوری چاکلیٹ کھائی تھی۔''

سارے مسیحیوں خاص طور پر استادوں کو ہمارے منجی یسوع مسیح کے مثالی کردار کو اپناتے ہوئے خادم، پاسبان اور منتظم بننے کی بلاہٹ ہے۔کیونکہ سٹوڈنٹ خادم اور پاسبان بننے کے لئے بلائے گئے ہیں۔''

'' جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہو گئے ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن ہوں گے۔'' دانی ایل 12: 3 بائبل مقدس

سٹارفش پاکستان کے مختلف سکولز میں اساتذہ کمرۂ جماعت میں پڑھاتے ہوئے

خداوند کا خوف

علم کا شروع ہے۔ لیکن احمق حکمت

اور تربیت کی حقارت کرتے ہیں۔ امثال ۱:۷

اُڑان میگزین،

پاکستان ایسوسی ایشن آف کرسچن ٹیچرز

اور سٹار فش پاکستان

کی طرف سے تمام بہن بھائیوں کو نیا سال مبارک ہو۔

ایڈریس

فون نمبر: 042-35440327 موبائل نمبر: 0300-8110816

ای میل: uraan.magazine@gamil.com

مکان نمبر 205، بلمقابل۔ 58 ایس بلاک ماڈل ٹاؤن (ایکسٹینشن) لاہور پاکستان

پوسٹ۔ بکس 5027، ماڈل ٹاؤن لاہور